بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
یوم سہ شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۴/۱۹ | ۲۹ احسان ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۸ صفر ۱۳۸۵ھ ۔ ۲۹ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۸ جون بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی

اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۸ جون ۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت درد گردہ کی تکلیف کے باعث تاحال ناساز ہے ۔ اگرچہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے درد میں تو کمی ہے لیکن ضعف بہت ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

—• مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع منٹگمری عرصہ سے شدید بیمار چلے آرہے ہیں ۔ مرض کی ابھی تک پورے طور پر تشخیص نہیں ہو سکی ہے ۔ آپ جملہ احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین

—• ربوہ ۲۸ جون ۔ مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی کی اہلیہ صاحبہ گزشتہ ہفتہ عشرہ سے بہت بیمار ہیں پہلے لو لگنے سے بخار ہوا بعد ازاں ضعف قلب کی شکایت ہو گئی ۔ گردوں پر بھی اثر معلوم ہوتا ہے ضعف قلب کی وجہ سے بعض اوقات حالت بہت نازک ہو جاتی ہے ۔ احباب جماعت توجہ اور درد سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ۔

—• ربوہ ۲۸ جون ۔ مکرم حمید احمد صاحب خالد ممبر انتظامیہ جامعہ احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم حمید اللہ دتہ صاحب آف لائل پور کے لڑکے کے قتل کے مقدمہ کی سیشن کورٹ میں ۲۹/۶ بروز منگل فیصلہ کی تاریخ ہے ۔ عزیز کو گزشتہ سال قتل کر دیا گیا تھا احباب جماعت ، بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر فیصلہ کرے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے

کوئی آدمی محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا ایک وقت آئیگا کہ وہ الگ ہو جائیگا

"ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا ۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا ۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے ۔ اعمال پروں کی طرح ہیں ۔ بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو ان کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں ۔ پرندوں میں فہم ہوتا ہے ۔ اگر وہ اس فہم سے کام نہ لیں تو جو کام ان سے ہوتے ہیں نہ ہو سکیں ۔ مثلاً شہد کی مکھی میں اگر فہم نہ ہو تو وہ شہد نہیں نکال سکتی ۔ اور اسی طرح نامہ بر کبوتر جو ہوتے ہیں ان کو اپنے فہم سے کس قدر کام لینا پڑتا ہے ۔ کس قدر دور دراز کی منزلیں وہ طے کرتے ہیں اور خطوط کو پہنچاتے ہیں ۔ اسی طرح پر پرندوں سے عجیب عجیب کام لئے جاتے ہیں ۔ پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اس کی رضا کے لئے ہے یا نہیں ۔ جب یہ دیکھ لے اور فہم سے کام لے تو پھر ہاتھوں سے کام لینا ضروری ہوتا ہے ۔ سستی اور غفلت نہ کرے ہاں یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ تعلیم صحیح ہو ۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعلیم صحیح ہوتی ہے لیکن انسان اپنی نادانی اور جہالت سے یا کسی دوسرے کی شرارت اور غلط بیانی کی وجہ سے دھوکا میں پڑ جاتا ہے ۔ اس لئے خالی الذہن ہو کر تحقیق کرنی چاہیئے"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد چہارم صفحہ ۴۳۹ و ۴۴۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ جون ۶۵ء

لَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

"پیغام صلح" اپنے ایک حالیہ اداریہ میں رقمطراز ہے:-

"ان عبارات سے ظاہر ہے کہ جو نبوت ختم نبوت کے منافی نہیں وہ ولایت و محدثیت سے بڑھ کر نہیں اور اسی کا دعویٰ حضرت مسیح موعود کو ہے۔ اس کو اگر آپ نبوت کی قسم قرار دیتے ہیں تو کیا عجب ہے آپ کل کو کسی بہادر انسان کو جسے شیر کا خطاب دیا جائے درندوں کی کوئی قسم سمجھ لیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے نبی کے نام کو ایک خطاب اور ایک اعزازی نام ہی قرار دیا ہے اصل منصب نہیں ٹھہرایا۔ اس سیدھی سی بات کو بھی جو نہ سمجھ سکے اس کی عقل و فہم کو کیا کہا جائے۔"

(پیغام صلح ۱۶/۶/۶۵ صہ۳)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ پیغام صلح نے ولایت اور محدثیت والی نبوت کو تو کم از کم مان لیا ہے۔ پیغام صلح کے خیال خواہ وہ ولایت و محدثیت سے بڑھ کر نہ سہی مگر ہے تو ایک قسم کی نبوت۔ حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو بھی "ایک غلطی کا ازالہ" میں صاف کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں پا سکتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اسے پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اسی لفظ کو نابی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں پس میں جبکہ اب مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جبکہ خود خدا تعالیٰ نے میرے یہ نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

اس عبارت کے ہوتے ہوئے حیرانی ہے کہ یہ لوگ کہے چلے جاتے ہیں کہ آپؑ کا دعویٰ صرف محدثیت کا ہے حالانکہ یہاں آپؑ نے محدث اور نبی میں صاف صاف فرق نکال کر وضاحت کر دی ہے۔ بہادر شخص کو شیر بہادری کی بنا پر کہا جاتا ہے۔ بے شک اس سے انسان درندہ نہیں بن جاتا مگر اس میں بہادری کا وصف تو ضرور شیر کا سا ہوتا ہے لہذا جب ہم کسی انسان کو استعارۃً نبی کہیں گے تو اس کے معنی یہی ہیں کہ جس کو یہ خطاب دیا گیا ہے اس میں "نبی" کی صفات پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حدیث

علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل

میں وجہ شبہ "نبوت" ہے اگرچہ ایسا انسان نبوتِ مستقلہ بلا واسطہ کا حامل نہیں ہے۔ جیسا کہ انبیاء بنی اسرائیل تھے جس طرح جب کسی انسان کو ہم شیر کہتے ہیں تو وجہ شبہ بہادری ہوتی ہے اسی طرح جب ہم کسی محدث کو نبی کہتے ہیں تو وجہ شبہ نبوت یعنی غیب سے خبر پانا ہوتی ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوپر کے اقتباس میں واضح کیا ہے۔

پیغام صلح دراصل غلط مبحث کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ حالانکہ ہمارا مخلصانہ مشورہ صرف اتنا تھا کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا ذکر آئے تو بجائے اس کے کہ کہا جائے کہ حاشا وکلا آپؑ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا وہ طریق اختیار کرنا چاہیئے جو خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپؑ نے نبوتِ مستقلہ بلا واسطہ کا صاف صاف انکار کیا ہے کیونکہ یہ نبوت ختم نبوت کے منافی ہے اور اس میں خلل انداز ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؑ نے ایسی نبوت کے ادعا سے سخت اور شدید طور پر انکار کیا ہے اور ایسی نبوت کے مدعی کو کافر قرار دیا ہے۔ البتہ آپؑ نے ایسی نبوت کا اقرار کیا ہے جو ختم نبوت کے منافی نہیں۔

غیر احمدی دوست اس فرق کو نظر انداز کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپؑ نے نعوذ باللہ ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں ہے۔ اس لئے اس بات میں کوئی عقلمندی نہیں ہے کہ کہا جائے کہ حاشا وکلا آپؑ نے کسی قسم کی نبوت کا کوئی دعویٰ کیا ہی نہیں کیونکہ ایسے انکار سے غیر احمدیوں کے اعتراض کو اس طرح تقویت پہنچتی ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے بیسیوں اقتباس پیش کر سکتے ہیں جس میں آپؑ نے ایک قسم کی نبوت کا ادعا کیا ہے تاہم آپؑ نے ہر ایسے مقام پر وضاحت کر دی ہے کہ ایسی نبوت ختم نبوت کے منافی نہیں اور کہ یہ ظلی نبوت ہے جو مجھے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل پیروی کے طور پر ملی ہے یہ محض محدثیت نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہے کیونکہ محدث کو غیب کی خبروں کا وصف نہیں دیا جاتا اس لئے گو کثرت مکالمہ مخاطبہ کی وجہ سے ایک حصہ نبوت کا بھی رکھتا ہے مگر اتنا حصہ نبوت کا رکھنا اس کو "نبی" کے لفظ کے اعزاز کا مستحق نہیں بناتا البتہ اگر کثرتِ مکالمہ ومخاطبہ کے ساتھ غیب کی خبر دینا بھی شامل ہو جائے جیسا کہ خود مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں ہوا تو اس کو اس خطاب کا مستحق سمجھا جانا چاہیئے۔ چنانچہ ابھی تک سوا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ نام کسی محدث کو نہیں دیا گیا۔ اس کی ایک وجہ اور بھی ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ ذیل حوالہ میں بیان فرمائی ہے:-

"تیرہ سو برس تک نبوت کے لفظ کا اطلاق تو آپ کی نبوت کی عظمت کے پاس سے نہ کیا اور اس کے بعد بحساب مدت دراز کے گزرنے سے لوگوں کے چونکہ اعتقاد اس امر پر پختہ ہو گئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی خاتم الانبیاء ہیں اور اب اگر کسی دوسرے کا نام نبی رکھا جاوے تو اس سے آنحضرتؐ کی شان میں کوئی فرق بھی نہیں آتا اس واسطے اب نبوت کا لفظ مسیح کے لئے ظاہراً بھی بول دیا۔ یہ ٹھیک اسی طرح سے ہے جیسے آپؐ نے پہلے فرمایا تھا کہ قبروں کی زیارت نہ کیا کرو اور پھر فرما دیا کہ اچھا اب کر لیا کرو۔ پہلے منع کرنا بھی حکمت رکھتا تھا کہ لوگوں کے خیالات ابھی تازہ بتازہ بُت پرستی سے ہٹے تھے تا وہ پھر اسی عادت کی طرف عود نہ کریں۔ پھر جب دیکھا کہ اب ان کے ایمان کمال کو پہنچ گئے ہیں اور کسی قسم کے شرک و بدعت کو ان کے ایمان میں راہ نہیں تو اجازت دے دی۔ بالکل اسی طرح یہ امر ہے۔ پہلے تیرہ سو برس اس عظمت کے واسطے نبوت کا لفظ نہ بولا اگرچہ صفتی رنگ میں صفت نبوت اور انوار نبوت موجود تھے اور حق تھا کہ ان لوگوں کو نبی کہا جاوے مگر خاتم الانبیاء کی نبوت کی عظمت کے پاس کی وجہ سے وہ نام نہ دیا گیا۔ مگر اب وہ خوف نہ رہا تو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے واسطے نبی اللہ کا لفظ فرمایا۔ آپؐ کے جانشینوں اور آپؐ کی امت کے خادموں پر صاف صاف نبی اللہ بولنے کے واسطے دو امور مدنظر رکھنے ضروری تھے۔ اوّل عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوم عظمت اسلام۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے پاس کی وجہ سے ان لوگوں پر ۱۳۰۰ برس تک نبی کا لفظ نہ بولا گیا تا کہ آپؐ کی ختم نبوت کی ہتک نہ ہو کیونکہ اگر آپؐ کے بعد ہی آپؐ کی امت کے خلیفوں اور صلحاء لوگوں پر نبی کا لفظ بولا جانے لگتا جیسے حضرت موسیٰؑ کے بعد لوگوں پر بولا جاتا رہا تو اس میں آپؐ کی ختم نبوت کی ہتک تھی اور کوئی عظمت نہ تھی۔ سو خدا تعالیٰ نے ایسا کیا کہ اپنی حکمت اور لطف سے آپؐ کے بعد ۱۳۰۰ برس تک اس لفظ کو آپؐ کی امت پر سے اٹھا دیا تا آپؐ کی نبوت کی عظمت کا حق ادا ہو جاوے اور پھر چونکہ اسلام کی عظمت چاہتی تھی کہ اس میں بھی بعض ایسے افراد ہوں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لفظ نبی اللہ بولا جاوے اور تا پہلے سلسلہ سے اس کی مماثلت پوری ہو۔ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے واسطے آپؐ کی زبان سے نبی اللہ کا لفظ نکلوا دیا اور اس طرح پر نہایت حکمت اور بلاغت سے دو متضاد باتوں کو پورا کیا اور موسوی سلسلہ کی مماثلت بھی قائم رکھی اور عظمت اور نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی قائم رکھی۔"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۳۵۰-۳۵۱)

الغرض ہمارا مخلصانہ مشورہ صرف اس قدر ہے کہ اگر کوئی شخص مسیح موعود علیہ السلام پر نبوت کے ادعا کو بطور الزام کے پیش کرے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کے ادعائے نبوت کا صحیح صحیح مفہوم بیان کر دیں اور جو حوالے ادعائے نبوت کے کوئی پیش کرے ان کی وضاحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں

(باقی صہ ۴)

حبِّ وطن اور اس کا ایک اہم تقاضا

ملکی دفاع کے متعلق قرآن مجید کی پُر حکمت تعلیم

مسعود احمد خان دہلوی

اسلام دین فطرت ہے اس کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ فطرت صحیحہ کے جملہ تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرتا ہے۔ کوئی ایک بھی فطری جذبہ ایسا نہیں جس کی تہذیب تعدیل اور صحیح نشوونما کا اس میں سامان موجود نہ ہو۔ ایسے ہی فطری جذبات میں سے ایک حبِ وطن کا جذبہ بھی ہے۔ طبعاً ہر صحیح الفطرت انسان کو اپنے وطن سے محبت ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی اس فطری محبت کے ماتحت وطن کی عزت و ناموس اور اس کی حفاظت کی خاطر ہر ممکن قربانی کو سعادت عظمیٰ تصور کرتا ہے۔ اسلام نے اس فطری جذبہ کا اس درجہ احترام کیا ہے۔ کہ وہ اسے ایمان کا ایک جزو قرار دیتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث حب الوطن من الایمان اس پرشاہد ناطق ہے۔ اب جہاں تک حب وطن کا تعلق ہے۔ اس کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ انسان وطن کی حفاظت اور اس کی سالمیت کی خاطر جان تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس تقاضہ کو کماحقہ پورا کرنے کے ضمن میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں پر پانچ اہم فرائض عائد کئے ہیں۔ فی الوقت سطور ذیل میں قرآن مجید کی رو سے ان فرائض پر روشنی ڈالنا ہی ہمارے مدنظر ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں وطن کی حفاظت اور اس کے دفاع کے لئے بنیادی طور پر یہ ضروری قرار دیا ہے کہ فوجی طاقت کو اس حد تک بڑھایا جائے اور سرحدوں پر دفاع کا ایسا انتظام کیا جائے کہ کسی دشمن کو جارحانہ حملہ کر کے وطن کی سالمیت کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی جرأت نہ ہو۔ اور نہ صرف یہ کہ جرأت نہ ہو بلکہ الٹا وہ ہر آن خائف ہی رہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم وآخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم وما تنفقوا من شيء في سبيل الله يوف اليكم وانتم لا تظلمون۔

(انفال آیت ۶۱)

اور (اے مسلمانو! چاہیئے کہ) تم ان لوگوں کے خلاف (جو تم سے جنگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں) جس حد تک ممکن ہو اپنی طاقتیں جمع کرو (ملکی نظام کے ذریعہ بھی اور سرحدوں پر چھاؤنیاں بنانے کے ذریعہ بھی (تا کہ) ان چھاؤنیوں کے ذریعہ تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو ڈراتے رہو۔ اور ان کے علاوہ ان دشمنوں کو بھی ڈراتے رہو۔ جو ان سرحدی دشمنوں سے پرے ہیں۔ تم ان دشمنوں کو نہیں جانتے لیکن اللہ ان کو جانتا ہے۔ اور تم جو کچھ بھی اللہ کے راستہ میں (یعنی وطن کے دفاع کے لئے) خرچ کرو گے۔ وہ تم کو اس کا پورا پورا اجر دے گا۔ اور تم سے بے انصافی کا معاملہ نہیں کیا جائے گا۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے جملہ وسائل مجتمع کر کے فوجی طاقت کے بڑھانے اور سرحدوں کی نگرانی کر کے وطن کی سرزمین کو ان دشمنوں سے پوری طرح محفوظ کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو سرحد کے اس پار حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہوں۔ نیز فرمایا ہے کہ اس کا نتیجہ یہی نہیں ہو گا۔ کہ وہ دشمن جو سرحد پار جارحانہ تیاریوں میں مصروف ہوں۔ خوفزدہ ہو جائیں گے بلکہ وہ دشمن بھی جو ان سے بھی پرے دور بیٹھے تمہارے خلاف برابر ارادے باندھ رہے ہیں۔ اور در پردہ تمہارے بدخواہ ہیں تم سے ڈرے اور خوف کھائے بغیر نہ رہیں گے۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے صاف اور واضح الفاظ میں دو قسم کے دشمنوں کا ذکر کیا ہے ایک وہ کھلے دشمن جو سرحدوں پر منڈلا منڈلا کر حملہ کرنے پر تلے ہوئے ہوتے ہیں اور دوسرے وہ چھپے ہوئے دشمن جو سرحدوں پر تو نہیں منڈلا رہے ہوتے۔ لیکن سرحدی دشمنوں سے پرے دور بیٹھے ہوئے ان کی پیٹھ ٹھونک رہے ہوتے ہیں اور کسی نہ کسی شکل میں ان کی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔ چونکہ ان کی دشمنی خفیہ ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم ان کو جانتے ہیں۔ تم ان کو نہیں جانتے پس وطن کی حفاظت کے لئے بنیادی طور پر فوجی طاقت کو اس حد تک بڑھانا ضروری ہے کہ ظاہری دشمن بھی اور وہ چھپے ہوئے دشمن بھی جو ظاہری دشمنوں کی پیٹھ ٹھونک رہے ہوتے ہیں خوفزدہ ہو کر اپنے جارحانہ ارادوں سے باز آ جائیں اور اگر باز نہ آئیں تو اپنے کئے کی سزا پا کر مغلوب ہوئے بغیر نہ رہیں ظاہر ہے اس نہج کی فوجی تیاری کے لئے ابنائے وطن کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں مسلمانوں کو قربانیاں پیش کرنے کا حکم دے کر انہیں بشارت دی ہے کہ ان کی یہ قربانیاں ضائع نہیں جائیں گی۔ بلکہ انہیں اس کا پورا پورا اجر ملے گا۔

قرآن مجید کی روشنی میں اب تک یہ امر واضح کیا گیا ہے کہ وطن کی محبت کا ایک بنیادی تقاضہ یہ ہے کہ فوجی طاقت کو بڑھا کر اور سرحدوں کی نگرانی کر کے وطن عزیز کی سرزمین کو پوری طرح محفوظ و مامون بنایا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ کسی ملک کی حفاظت کا انحصار محض فوجوں کی تعداد بڑھانے اور بے اندازہ اسلحہ فراہم کر لینے پر ہی نہیں ہوتا۔ یہ وہ امر ہے۔ یہ وہ امر ہے جو ازمنہ گزشتہ کی طرح خاص اس زمانہ میں بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو چکا ہے۔ کیونکہ حال ہی میں بعض بڑی طاقتوں کی بے اندازہ فوجی امداد بعض دوسرے ممالک کے نااہل ہاتھوں میں جس طرح ناکارہ ثابت ہوئی ہے وہ کھلی ہوئی کتاب کی طرح سب کے سامنے ہے۔ اس بارہ میں کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ دراصل فوجی طاقت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہمت و حوصلہ دلیری و شجاعت۔ اور بہت سے دیگر جنگی اوصاف کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور پھر ان اوصاف کا بھی ایک خاص نہج پر ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ وطن عزیز کے دفاع کے ضمن میں اللہ تعالےٰ نے محض متعدد فوجی طاقت کو مجتمع کرنے کی تلقین پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے۔ بلکہ ایک اور جگہ قرآن مجید میں ان اوصاف کا بھی ذکر کیا ہے۔ جن کے بغیر فوجی طاقت سے فائدہ اٹھانا اور دشمن کے جارحانہ عزائم کو ناکام بنانا ممکن نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

يا ايها الذين آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلكم تفلحون (آل عمران ۲۰۱)

اے ایمان دارو! صبر سے کام لو اور دشمن سے بڑھ کر صبر دکھاؤ اور سرحدوں کی نگرانی رکھو اور اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے پانچ ایسے اوصاف کا ذکر کیا ہے۔ جن کے بغیر فوجی طاقت سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ وہ پانچ اوصاف اصبروا، صابروا۔ رابطوا اور اتقوا کے انتہائی پُرحکمت الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔

سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے اصبروا کہہ کر مسلمانوں کو اپنے آپ کو صبر کے وصف سے متصف کرنے کی تلقین فرمائی ہے اصبروا کا لفظ صبر سے مشتق ہے لغت کی رو سے صبر کے معنے شکوہ زبان پر لائے بغیر کسی مصیبت کو برداشت کرنے ہی کے نہیں ہوتے بلکہ اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ حالات کا پوری پامردی جرأت اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کر کے ان پر قابو پانا۔ چنانچہ کلیات ابی البقاء میں لکھا ہے۔

وصبر الرجل على الامر نقيض جزع اي جسر وشجع وتجلد

یعنی صبر شکوہ کرنے اور گھبرانے کے مقابل کا لفظ ہے۔ اور اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ دلیری دکھائی۔ جرأت و ہمت سے کام لیا اور پوری مضبوطی اور دلجمعی کا مظاہرہ کیا۔ اس لحاظ سے اصبروا کے یہ معنے ہوں گے کہ

اعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل

کے تحت فوجیں اور اسلحہ ہی فراہم نہ کرو بلکہ ان سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کے لئے پوری ہمت حوصلہ اور جرأت۔ و دلیری سے کام لو۔ تمہارے عزم و ثبات اور پائے استقلال میں ذرہ بھر بھی لغزش نہیں آنی چاہیئے۔

اس تعلق میں دوسرا حکم جو اللہ تعالےٰ نے دیا ہے وہ ہے صابروا۔ یہ لفظ صابر سے نکلا ہے جس کے معنے ازروئے لغت یہ ہیں کہ اس نے مدمقابل سے بڑھ کر صبر یعنی ہمت و استقلال اور جرأت و مردانگی کا مظاہرہ کیا سو اصبروا کے بالمقابل صابروا کے معنے یہ ہوئے کہ صرف ہمت و استقلال اور جرأت و دلیری سے ہی کام نہ لو۔ بلکہ اس صفت کو اس معیار پر پہنچاؤ کہ اس میں دشمن تمہارا مقابلہ نہ کر سکے۔ یعنی تم میں دشمن سے کہیں بڑھ کر ہمت و استقلال اور جرأت و دلیری ہونی چاہیئے۔ محض دلیری کا اظہار ہی کافی نہیں بلکہ مدمقابل سے بڑھ کر دلیری کا اظہار

ضروری ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ غور ہے کہ فوجی طاقت تو حسبِ استطاعت جمع کرنے کا حکم دیا جیسا کہ اعدّوا لھم ما استطعتم من قوّۃٍ ومن رباط الخیل سے ظاہر ہے کیونکہ کوئی قوم اپنے وسائل اور اپنی استطاعت سے بڑھ کر فوجی طاقت فراہم نہیں کر سکتی لیکن فراہم کردہ فوجی طاقت سے کام لینے کے لئے جرأت و مردانگی کے اظہار میں ایسی کوئی شرط نہیں لگائی برخلاف اس کے شرط لگائی تو یہ کہ اپنے دشمن سے (خواہ وہ فوجی قوت کے لحاظ سے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو) بڑھ کر قوت و مردانگی اور دلیری و شجاعت کا مظاہرہ کرو اور ایسا عین ممکن ہے اس لئے کہ ایک جری اور بہادر انسان ایک ہزار بزدلوں پر بھی غالب آ سکتا ہے۔

ملکی دفاع کے ضمن میں تیسرا حکم جو اللہ تعالےٰ نے دیا ہے وہ ہے رابطوا یہ ربط سے مشتق ہے جس کے عام معنی کسی چیز یا جانور کو ایک جگہ پر باندھنا یا جمانا ہیں لیکن ربط الامر کے معنے ہوتے ہیں کہ اس نے کسی کام یا معاملہ کو انجام دینے میں مسلسل اور پورے انہماک کا ثبوت دیا۔ اسی طرح رابط الفریقان ان معنوں میں استعمال ہوتا ہے کہ دو فریقوں نے اپنی اپنی سرحدوں پر اپنے گھوڑے باندھے اور ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کے لئے تیار ہوئے۔ ان ہر دو معانی کو مدّنظر رکھتے ہوئے رابطوا کے معنے یہ ہوئے کہ فوجی طاقت مجتمع کرنے اور جرأت و مردانگی سے حالات کا مقابلہ کرنے میں (۱) محض وقتی جوش سے کام نہ لو بلکہ اس میں مداومت اختیار کرو مسلسل پورے انہماک کا ثبوت دو اور (۲) دشمن کے مقابلہ کے لئے کمال چوکسی اور مستعدی کے ساتھ سرحدوں کی پوری پوری نگرانی کرو اور دشمن کو ہرگز یہ موقع نہ دو کہ وہ تم پر بے خبری میں حملہ کر کے تمہیں نقصان پہنچا سکے۔

ملکی دفاع کے تعلق میں آخری اور نہایت ہی اہم ہدایت یہ دی کہ اصبروا صابروا اور رابطوا کے جملہ احکام پورے تعہد اور عزم و ہمّت کے ساتھ بجا لاؤ لیکن اپنی اس تیاری پر کبھی بھروسہ نہ کرو بلکہ بھروسہ کرو صرف خدا تعالےٰ پر اور اس کا طریق یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہمیشہ اس کے حضور سربسجود رہ کر اسی کی نصرت طلب کرتے رہو کیونکہ اصل کامیابی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم ضرور فلاح پاؤ گے یہ ہو نہیں سکتا کہ تم ان احکام کو بجا لاتے ہوئے تقویٰ کی راہ پر گامزن رہ کر خدا کی مدد کے طالب ہوا ور پھر خدا کی نصرت تمہیں میسّر نہ آئے۔ ان سب اوصاف سے متصف ہونے کے بعد تمہارا ملکی دفاع میں کامیاب ہونا یقینی ہے۔

پس مذکورہ بالا آیات پر یک جائی نظر ڈالنے سے یہ بات عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ ملکی دفاع کے متعلق قرآن مجید نے جو پُر حکمت تعلیم دی ہے اس کی رو سے ان پانچ باتوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے (۱) پوری قوت مجتمع کر کے کمال جرأت و دلیری اور ہمّت و مردانگی سے حالات پر قابو پانے کا عزم (۲) شجاعت اور جرأت و دلیری کے اظہار میں دشمن سے بہر حال سبقت لے جانے کی کوشش (۳) اس کوشش میں مداومت کے ساتھ پورے انہماک کا ثبوت (۴) پوری مستعدی اور چوکسی کے ساتھ سرحدوں کی نگرانی اور (۵) تقویٰ کی راہ پر گامزن رہ کر اللہ تعالےٰ سے طلب نصرت۔

ملکی دفاع سے متعلق قرآن مجید کی یہ وہ پُر حکمت تعلیم ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ایک ایسی آزاد اور خود مختار قوم جو تعداد میں تھوڑی ہو اور جس کے وسائل بھی نسبتاً محدود ہوں اپنے سے زیادہ طاقتور دشمن کا بآسانی مقابلہ کر سکتی ہے اور اسے اس کے جارحانہ عزائم میں ناکام بنا سکتی ہے۔ مسلمانوں کا اپنے وطن کی حفاظت کی خاطر ہر آن اس تعلیم پر عمل پیرا رہنا از بس ضروری ہے لیکن اس حال میں کہ جب دشمن دروازہ پر دستک دے رہا ہو اور اس نے اپنی فوجی طاقت سرحدوں پر لا جمع کی ہو ان ہدایات پر عمل پیرا ہو کر وطن کو ہر لحاظ سے محفوظ و مامون بنانا ان پر بدرجہ اولیٰ فرض ہو جاتا ہے۔

چنانچہ آج ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ وطن کی حفاظت کو ایک مقدس فریضہ خیال کرتے ہوئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کرے اور اس بارہ میں اپنی فرض شناس حکومت کا پورا پورا ہاتھ بٹائے۔ جو لوگ فوجی خدمات بجا لانے کے قابل ہوں وہ بلا دریغ اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کریں۔ رہے وہ لوگ جو فوجی خدمات بجا لانے کے قابل نہ ہوں تو دوسروں کے دوش بدوش ایک عظیم الشان خدمت وہ بھی بجا لا سکتے ہیں اور وہ ہے دعا۔ دعا ایک ایسی زبردست طاقت ہے جو غیر ممکن کو بھی ممکن میں بدل دیتی ہے پس موجودہ ایام میں جبکہ حالات دن بدن نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں ہر پاکستانی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور سربسجود ہو کر کمال تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعائیں کرے کہ وہ پاکستان کو ہر صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کی طاقت عطا فرمائے اور اسے ہر میدان میں فتح یاب فرمائے تا اسلام کے نام پر حاصل کی ہوئی اس مملکت کا بول بالا ہو اور یہ ہمیشہ ہی دنیا میں سربلند رہے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر کیونکہ ہم کمزور ہیں لیکن تجھ کو سب طاقت و قدرت حاصل ہے تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

تشکریۂ احباب و درخواستِ دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صدر انجمن احمدیہ مطلع فرماتے ہیں کہ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک برکت علی صاحب اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں سے اب رو بصحت ہیں۔ چنانچہ وہ ہسپتال سے گھر واپس آ گئی ہیں۔ انہوں نے اپنے تازہ خط میں ان تمام بزرگوں۔ بھائیوں اور عزیزوں کا دلی طور پر شکریہ ادا کیا ہے جو ان کے لئے دعائیں کرتے یا کراتے رہے ہیں اور جنہوں نے مختلف رنگوں میں ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

انہوں نے لکھا ہے کہ گو دل کے دورے سے اب آرام ہے لیکن کمزوری تا حال بہت ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لیڈر (بقیہ صٓ)

کی روشنی میں کریں اور یہ غلط بیانی نہ کریں کہ حاشا و کلاّ آپ کو نبوت کے ادّعا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور فریب دینے کے لئے ایسے حوالے پیش کریں جہاں آپ نے ایسی نبوت کے ادّعا سے انکار کیا ہے جو ختمِ نبوت کے منافی ہے۔

یہی طریق ہے جس سے ہم آپ کے انکار نبوت اور اقرار نبوت کے حوالوں کو باہم تطبیق دے سکتے ہیں اور خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی طریق اختیار کیا۔

آخر میں ہم پھر اپنے دوستوں سے مخلصانہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ بالکل نتائج پڑھنے کا طریق چھوڑ دیں اس طریق نے غیر از جماعت دوستوں کو آپ کا صحیح مقام سمجھنے سے روکا ہوا ہے۔ ذیل میں ہم پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک حوالہ نقل کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس پر آپ کو کیا اعتراض ہے۔ آپ لوگوں نے جو مغالطہ انگیزی ڈال رکھی ہے کیا اس وضاحت سے اسکی کوئی حقیقت باقی رہتی ہے:-

"نبوت کے متعلق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ سب احمدی حضرت مسیح موعودؑ کو نبی ظلّی ہی مانتے ہیں لیکن چونکہ حضرت صاحب کے درجہ کو اس وقت بہت گھٹا کر لکھا جاتا ہے اسلئے مصلحتِ وقت مجبور کرتی ہے کہ آپؑ کے اصل درجہ سے جماعت کو آگاہ کیا جائے ورنہ اس طرح کے لفظِ نبی کے استعمال کو میں خود بھی پسند نہیں کرتا۔ نہ اس لئے کہ آپؑ نبی نہ تھے بلکہ اس لئے کہ ایسا نہ ہو کچھ مدت بعد بعض لوگ اس سے نبوتِ مستقلہ کا مفہوم نکال لیں۔ مگر یہ صرف چند روزہ بات ہے اور بطورِ علاج ہے کیونکہ اس وقت بہت سے احمدی حضرت مسیح موعودؑ کے درجہ سے ناواقف ہیں اور اخبار میں بھی بار بار لکھ دیا جاتا ہے کہ آپؑ آنحضرت صلعم کی شریعت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے کے لئے آئے تھے۔"

(الفضل ۲۔ اگست ۱۹۱۴ء نمبر ۲ جلد ۲)

ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ آپ اگر وہی طریق اختیار کیا کریں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا ہے تو نہ صرف غیر از جماعت دوستوں کی غلط فہمی دور ہو سکتی ہے بلکہ جماعتِ احمدیہ کے اندرونی اختلافات بھی صفر ہو جاتے ہیں اور ان جھگڑوں میں جو ناحق وقت ضائع ہو رہا ہے وہ تبلیغِ اسلام میں صرف کیا جا سکتا ہے۔

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

مختلف مقامات پر تربیتی اجتماعات

انجمن احمدیہ گھاٹورا۔ ضلع کومیلا (مشرقی پاکستان) کا جلسہ

انجمن احمدیہ گھاٹورا (مشرقی پاکستان) کا ایک اہم تربیتی جلسہ زیر صدارت جناب مولوی محمد صاحب بی اے پراونشل امیر انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان مورخہ ۶ جون ۱۹۶۵ء کو مسجد احمدیہ گھاٹورا کے صحن میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مقامی انجمن احمدیہ کے ممبران کے علاوہ اس علاقہ کی بعض دوسری جماعتوں کے احباب بھی شریک ہوئے۔

بعد نماز عصر زیر صدارت جناب پراونشل امیر صاحب مشرقی پاکستان اس تربیتی جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی۔ مقامی مربی مکرم مولوی فاروق احمد صاحب فاضل نے "حقیقت نماز" اور اس کے فضائل پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولوی علی اکبر صاحب معلم نے "نظام سلسلہ کی اطاعت" پر بنگلہ زبان میں تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم شہید الرحمن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ نے "انفاق فی سبیل اللہ" اور چندوں کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم خورشید احمد بھونیاں صاحب نے "وقت کا صحیح استعمال" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مولوی سید اعجاز احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے "جماعت کی تربیت اور اس کی ضرورت اور اہمیت" پر نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ اور نوجوانوں اور بچوں کو صحیح معنوں میں احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے اور مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ وغیرہ تنظیموں میں منسلک ہو کر خود اور اپنی اولاد کو اسلام کا صحیح نمونہ پیش کرنے کی تاکید فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی غلام صمدانی خادم پلیڈر صاحب نے فرلفیہ "تبلیغ" کے موضوع پر آپنے مخصوص انداز میں ایک دلچسپ تقریر فرمائی وکیل صاحب کی تقریر کے بعد محمد احمد ادریس صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ نے خدام الاحمدیہ کے فرائض اور ذمہ واریوں پر تقریر فرمائی۔ پھر محترم جناب پراونشل امیر صاحب مشرقی پاکستان نے اپنی صدارتی تقریر میں تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو اپنی اپنی ذمہ واریوں کو پورے طور پر ادا کرنے اور خصوصیت کے ساتھ جملہ مرکزی چندوں کی ادائیگی اور نظام سلسلہ کی پورے طور پر فرمانبرداری کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے دعا فرمائی اور مغرب کے وقت یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مقامی جماعت کی طرف سے باہر سے شامل ہونے والے تمام احمدی بھائیوں کو کھانا پیش کیا گیا خدا کے فضل سے یہ تربیتی جلسہ بہت کامیاب رہا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد انجمن احمدیہ گھاٹورا ڈاکخانہ گوتم پاڑہ ضلع کومیلا (مشرقی پاکستان)

کنری میں ایک خصوصی تقریب

مورخہ ۹ جون ۶۵ء بروز بدھ ساڑھے پانچ بجے شام جماعت احمدیہ کنری کی طرف سے ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے لئے معززین شہر کو خصوصی دعوت نامے جاری کئے گئے مکرم مقصود احمد خالد صاحب امیر جماعت احمدیہ کنری کے زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ کی سیرت طیبہ اور بلند مقام کو بیان فرمایا اور پھر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت کے دلائل بیان فرمائے حاضرین آپکی تقریر سے بہت محظوظ ہوئے آخر میں مکرم صاحب صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا فرمایا اور یہ مبارک تقریب دعا کے بعد ۷½ شام اختتام پذیر ہوئی۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کنری)

علاقہ سیالکوٹ کے بعض مقامات پر تربیتی جلسے

گھٹیالیاں خورد۔ مورخہ ۲۵ مئی بعد از نماز عشاء زیر صدارت مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے تربیتی جلسہ منعقد ہوا صدر صاحب جلسہ "خیر الامور" کے موضوع پر سمیع اللہ صاحب شاد نے "عشق رسول" اور خاکسار نے "اسلام میں جہاد کا تصور" کے موضوع پر تقریریں کیں

چندرکے منگولے۔ مورخہ ۲۶ مئی بوقت نو بجے شب مسجد احمدیہ مقامی میں زیر صدارت مکرم حکیم محمد شریف صاحب درانی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا مکرم سمیع اللہ صاحب شاد نے فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکرم محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے نے اصلاح نفس اور خاکسار بشیر احمد زاہد نے عقائد احمدیت کے موضوع پر لیکچر دیئے۔

گھنوکے ججہ۔ مورخہ ۲۷ مئی بوقت ۸½ بجے شب مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے کی صدارت میں "اسلام میں خلافت" کے موضوع پر جلسہ منعقد کیا گیا تلاوت قرآن کریم کے بعد میاں (۱) حلیم احمد صاحب (۲) قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی (۳) سمیع اللہ صاحب شاد اور (۴) صدر صاحب جلسہ مکرم صدیقی صاحب نے تقریریں کیں۔

بھوڑی ملہیاں۔ مورخہ ۳ جون بوقت ۹ بجے شب مسجد مقامی میں زیر صدارت مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی تربیتی جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے نے مسلمانوں کی روحانی ترقی کے راز کے عنوان پر اور صدر صاحب جلسہ نے ہمارا روحانی لائحہ عمل کے موضوع پر لیکچر دیئے

ضابو کے بھڈیار۔ مورخہ ۴ جون بوقت ساڑھے آٹھ ۸½ بجے شب تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ وائٹلی نے "اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے" کے موضوع پر خاکسار نے اسلام کے عہد اول میں مسلمانوں کی عظیم الشان قربانیاں کے عنوان پر اور صدر صاحب نے خیر امت اور اس کے اوصاف کے موضوع پر لیکچر فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام تربیتی جلسے کامیاب رہے نہ صرف احمدی زن و مرد نے ہی کثیر تعداد میں شریک ہو کر اپنے اخلاص کا ثبوت بلکہ غیر از جماعت اصحاب نے بھی شرکت فرما کر شوق سے تقریریں سنیں

خاکسار بشیر احمد زاہد مولوی فاضل اغربی ٹیچر قلعہ سوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۵/۶/۶۵ کو بعد نماز مغرب مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مربی ضلع سیالکوٹ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد۔ خاکسار (سلطان احمد مجاہد معلم وقف جدید) نے کشتی نوح سے حضرت مسیح موعود کی تعلیم پڑھ کر سنائی بعد میں صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے جواب دیئے اس کے بعد سید مولوی احمد علی شاہ صاحب مربی انچارج ضلع سیالکوٹ نے تقریر فرمائی جس سے حاضرین نے اچھا اثر لیا جلسہ تقریباً رات کے ۱۲ بجے اختتام پذیر ہوا لاؤڈ سپیکر کے علاوہ کھانے اور رہائش کا بھی نہایت عمدہ انتظام تھا جو جماعت مقامی کے خدام اور انصار نے مل کر کیا تھا جنڈو ساہی کے علاوہ جماعت احمدیہ ملہیانوالہ گوئیند کے۔ ڈسکہ سے کافی دوستوں نے شرکت کی اس کے علاوہ بعض اور جماعتوں کے نمائندگان بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے

(خاکسار سلطان احمد مجاہد معلم وقف جدید گوئیند کے تحصیل ڈسکہ)

لیسر کلاں تحصیل سکرگڑھ میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۵ء بوقت ۸½ بجے شب جامع مسجد حنفیہ میں مسلمانان لیسر کلاں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مولانا فیروز الدین صاحب خطیب جامع مسجد حنفیہ لیسر کلاں نے سر انجام دیئے۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا فیروز الدین صاحب نے استحکام پاکستان اور مسلمانوں کا فرض کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانان لیسر کلاں کو پاکستان کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کی ترغیب دلائی مولانا موصوف کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے اسلامی عنوانات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی عدیم المثال قربانیاں کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ لیکچر دیا۔ بعد ازاں مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب نے بعض امور کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر استحکام پاکستان کے سلسلہ میں اجتماعی دعا کی گئی۔

خاکسار غلام قادر احمدی

سیکرٹری جماعت احمدیہ لیسر منجملہ ضلع سیالکوٹ

چک چیچھہ میں سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ چک چیچھہ ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۵/۶/۶۵ بروز منگل بعد نماز مغرب زیر صدارت مولوی محمد اشرف صاحب نمائندہ مربی جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ منعقد ہوا صاحب صدر۔ مولوی محمد حسین صاحب۔ مولوی عزیز الرحمان صاحب منگلا۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ سید احمد علی صاحب مربی سیالکوٹ نے اہم موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ جلسہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔

حکیم عبد العزیز صدر جماعت احمدیہ

چک چیچھہ ضلع گوجرانوالہ

انصار اللہ چنیوٹ کا جلسہ

مسجد احمدیہ چنیوٹ میں بعد نماز جمعہ زیر اہتمام مجلس انصار اللہ چنیوٹ کا ماہانہ جلسہ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے نظام کی اطاعت پر زور دیا اور تمام احباب کو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ پھر مکرم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب نائب زعیم حلقہ نے انصار اللہ کو ان کے فرائض قرآن کریم کی روشنی میں یاد دلائے۔ خاکسار نے ماہنامہ انصار اللہ سے چند اقتباسات سنائے جن میں احباب مجلس انصار اللہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی گئی تھی مکرم شیخ محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود کے خاندانہ [illegible] اختتام پذیر ہوا۔ (... زعیم انصار اللہ چنیوٹ)

نومبائعین اور چندہ تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رعایت

فرمایا:-

"اسی طرح ہر وہ شخص جو نیا احمدی ہوا ہے اس کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس پر بہت بڑا فضل کیا ہے کہ اپنے سچے دین کا راستہ اسے دکھا دیا یا بالفاظ دیگر اس کا خدا اس کو مل گیا۔ اب اس پر بھی یہ بڑی ذمہ داری عاید ہو چکی ہے اس کا فرض ہے کہ دوسروں کی نسبت آگے بڑھنے کی کوشش کرے بلکہ جو نیا احمدی ہو اسے اس بات کی بھی اجازت ہے کہ اگر وہ چاہے تو گزشتہ سالوں کے چندہ میں بھی شامل ہو جائے"

گزشتہ سالوں کے چندہ میں شامل ہونے کی اجازت دراصل ایک بہت بڑی رعایت ہے جو نو مبائع کے لئے ایک عظیم الشان ثواب کا دروازہ کھولتی ہے پس نو مبائع بھائیوں کو اس سے مستفیض ہونا چاہیئے۔ عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ وہ نو مبائع بھائیوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی آگاہ فرما دیا کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں حصّہ لینے والی خواتین کے لئے خوشخبری

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں ۳۱ ہجرت ۱۳۴۴ھش (۳۱ مئی ۱۹۶۵ء) تک تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسمائے گرامی بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری ان مخلص بہنوں کے اخلاص اور اموال میں برکت ڈالے اور ہمیشہ انہیں اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کی جملہ خواتین کو چاہیئے کہ مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں کی وارث ہوں نیز اپنے محسن آقا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعائیں حاصل کریں۔

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ رجون ۱۹۶۵ء کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام مبارک علی تجویز فرمایا۔

احباب سے بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد علی چوکیدار دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۲- خدا تعالیٰ نے مجھے چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ نے نومولود کا نام ظہیر الدین تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ (ضیاء الدین اختر کلاس وال تحصیل پسرور)

تصحیح

مورخہ ۲۵ رجون کے الفضل میں صفحہ ۷ پر مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب صابر لیکچرار تعلیم الاسلام کالج کے والد ماجد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب رئیس مرحوم کی وفات پر مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی قرارداد تعزیت شائع ہوئی ہے۔ اس میں مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب صابر کی بجائے چوہدری محمد ابراہیم صاحب کا نام شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

مجالس انصار اللہ کے لئے ہفتہ تربیت

۲۱ راگست سے ۲۷ راگست تک یہ ہفتہ منایا جائے

قیادت تربیت انصار اللہ کے پروگرام کے مطابق اس سال مورخہ ۲۱ راگست سے لے کر ۲۷ راگست تک (ہفتہ سے لے کر جمعہ تک) ہفتہ تربیت منایا جا رہا ہے، تمام زعماء صاحبان اپنی اپنی مجلس کے زیر اہتمام یہ ہفتہ منائیں گے۔ ان ایام میں احباب جماعت کے سامنے مندرجہ ذیل مقررہ مضامین پر پوری تیاری سے تقاریر کی جائیں (۱) نظام خلافت (۲) انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت (۳) بیویوں سے حسن سلوک۔ (۴) درود اور استغفار کی برکات (۵) قرض سے اجتناب (۶) عفت کی زندگی (۷) چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کے ادب کی تلقین یعنی حدیث نبوی من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا کی تشریح ان شاء اللہ العزیز مرکز سے ان عنوانوں پر مختصر نوٹ بھی مجالس کو بھجوائے جائیں گے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم ماسٹر عبدالمجید صاحب کے پسر خورد کو تپھری اور پیشاب بند ہو جانے کا عارضہ ہو گیا ہے (خاکسار احمد الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۹۸ب/۴ براستہ فاتح آباد ضلع سرگودھا)

۲- میرے ماموں صوبیدار عبدالصمد صاحب راولپنڈی میں بہت بیمار ہیں (عبدالغفور دھرمپورہ لاہور)

۳- میری والدہ چند روز سے شدید بیمار ہیں۔ اب کچھ افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ (وسیمہ ریحانہ بنت کیپٹن شیخ نواب الدین۔ دارالفضل ربوہ)

۳- خاکسار نے اس سال تھرڈ انجینئرنگ کا امتحان پشاور یونیورسٹی سے دیا ہے اسی طرح تقریباً ۷۰ دیگر احمدی طلباء نے بھی مختلف امتحانوں میں شرکت کی ہے۔ (مرزا منیر احمد جنرل سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور)

۴- میرے بھائی علیم الدین صاحب کو بے ہوشی کے دورے پڑتے ہیں نیز میری بچی کو لقوہ کی شکایت ہے سخت پریشانی ہے۔ (البشارت احمد بھیرہ ہائی سکول ربوہ)

۵- میرے عزیز از جماعت دوست سید محمد اختر صاحب عرصہ نو ماہ سے بعارضہ بیچش بیمار ہیں (محمد ذکاء اللہ خان بی اے۔ از کراچی)

۶- عرصہ آٹھ سال سے ایک مقدمہ عدالت میں دائر ہے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد عبد اللہ احمدی ککے زئی۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

۷- میرے بیمار بچہ بشیر اللہ فوزی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ضیاء اللہ بی اے ایف سرگودہا)

دعائے مغفرت

خلیفہ علی محمد صاحب امرتسری حال کبیر والہ ضلع ملتان چند روز بیمار رہ کر مورخہ ۱۰ رجون ۱۹۶۵ء بروز جمعرات بوقت ۳½ بجے دوپہر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ مرحوم صحابی سلسلہ کے بہت خدمت گذار اور ہر کام میں حصہ لینے والے تھے۔ مرحوم کے بلندی درجات کی دعا فرمائی جائے

(خاکسار چوہدری علی محمد امرتسری۔ انگلش سائیکل سٹور کچہری بازار خانیوال)

۲- محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ محمد صغیر صاحبؓ سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈنگہ ضلع گجرات مورخہ ۲۰/۴/۶۵ بروز منگل بوقت سات بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے ڈنگہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی عقیدت رکھتی تھیں سلسلہ عالیہ احمدیہ سے والہانہ عشق رکھنے والی خاتون تھیں۔ اپنی یادگار میں اپنے پیچھے تین لڑکے اور ایک لڑکی اور ۱۹ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں

خدا تعالیٰ مرحومہ کی ساری اولاد کو مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار (چوہدری) نور احمد خان صدر حلقہ سول لائنز لاہور)

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۴۰۴:۔ میں سید نظام الدین ولد سید رمضان علی صاحب قوم سید پیشہ بیکاری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ سید نظام الدین ۱۲/۶/۶۲ء

گواہ شد:۔ میر عبدالحمید سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ خانپور ملکی۔ ۱۲/۶/۶۲ء

گواہ شد:۔ مرزا منور احمد صاحب ناظر بیت المال قادیان۔

گواہ شد:۔ محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان نزیل خانپور ملکی۔ ۱۲/۶/۶۲ء

وصیت نمبر ۱۳۴۰۵:۔ میں بی بی حسینہ خاتون صاحبہ زوجہ سید نظام الدین صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن خانپور ملکی۔ ڈاکخانہ غازی پور۔ ضلع مونگھیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۱۰۰/- روپے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں زیورات کوئی نہیں۔ اگر کوئی ہو تو اسکی نسبت پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اراضی خود پیدا کردہ ایک بیگھہ مالیتی ۱۵۰۰/- روپیہ صرف جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ دو تین بیگھہ زمین زرعی جدی موصیہ کے حصہ کی ہے جو موصیہ کے قبضہ اور تصرف میں ہے۔ اس کی قیمت تقریباً مبلغ ساڑھے چار ہزار روپے ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں مجھے مندرجہ بالا زرعی زمین خود پیدا کردہ ایک بیگھہ اور جدی تین بیگھہ سے آمد بصورت فصل میں ہوتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد ۱/۱۰ حصہ ہر فصل پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد حصہ جائداد داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ بی بی حسینہ خاتون بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان نزیل خانپور ملکی ۱۲/۶/۶۲ء

گواہ شد:۔ مرزا منور احمد صاحب ناظر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان

گواہ شد:۔ خاوند موصیہ سید نظام الدین بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۴۰۸ میں عائشہ خاتون زوجہ ایس ایم مجید عالم صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر پچیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔

مہر بذمہ خاوند مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ صرف جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ زیورات مالیتی آٹھ صد روپیہ صرف جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد حصہ جائیداد داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ عائشہ خاتون بقلم خود

گواہ شد:۔ مرزا منور احمد صاحب ناظر صدر انجمن احمدیہ قادیان

گواہ شد:۔ خسر موصیہ محمد عاشق حسین صاحب۔ صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی۔

گواہ شد:۔ محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان نزیل خانپور ملکی۔ ۱۲/۶/۶۲ء

وصیت نمبر ۱۳۴۰۹ میں محمد عاشق حسین ولد محمد ناظر حسین صاحب مرحوم قوم سید پیشہ زمینداری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد موجودہ حسب ذیل ہے۔ زرعی زمین جدی تیس بیگھہ مالیتی پچاس ہزار روپیہ صرف۔ جس کا نصف حصہ بلا شراکت غیرے مالک و متصرف ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۲) ایک مکان جدی پختہ سکنی رقبہ تقریباً دو کٹھہ زمین مالیتی پندرہ ہزار روپے جس کے پانچویں حصہ کی مالک میری اہلیہ ہے۔ اس طرح میرے حصہ ۴/۵ کی ملکیت مبلغ بارہ ہزار روپے ہوئی۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ۳۔ میرا گذارہ زرعی زمین مذکورہ بالا کی آمد پر ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہر فصل پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ ۴۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائداد یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ ۵۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد محمد عاشق حسین بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان نزیل خانپور ملکی ۱۲/۶/۶۲ء

گواہ شد:۔ مرزا منور احمد صاحب ناظر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

گواہ شد:۔ سید نظام الدین بقلم خود سکنہ خانپور ملکی ضلع مونگھیر۔

وصیت نمبر ۱۳۴۱۰ میں بی بی شکیلہ خاتون زوجہ بابو محمد عاشق حسین صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ جدی مکان پختہ سکنی رقبہ دو کٹھہ مالیتی پندرہ ہزار روپے جس کے ۱/۵ حصہ کی مالک موصیہ ہے۔ اور میرے حصہ کی قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ زرعی زمین جدی ساڑھے پانچ بیگھہ مالیتی گیارہ ہزار روپے صرف جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

۲۔ خود پیدا کردہ زرعی زمین ڈیڑھ بیگھہ مالیتی تین ہزار روپیہ صرف جس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

۳۔ اسکے علاوہ مبلغ ساڑھے تین ہزار روپے مہر بذمہ خاوند ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

. . . .

- - - - - - - - -

- - - - - - - -

۳۔ اس وقت میرے پاس زیورات کوئی نہیں اگر اپنی زندگی میں ہوا تو اسکی نسبت پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور صدر انجمن احمدیہ قادیان اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

۴۔ مجھے مندرجہ بالا زرعی زمین جدی ساڑھے پانچ بیگھہ اور خود پیدا کردہ ڈیڑھ بیگھہ سے فصل کی صورت میں آمد بھی ہوتی ہے۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور میں تازیست اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ پر فصل کے موقعہ پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی

۵۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد حصہ جائیداد داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی

۶۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ: بی بی شکیلہ خاتون [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتامیٰ کی خبر گیری اور بیواؤں سے حسنِ سلوک کی اہمیت

یہ دو چیزیں ایسی ہیں جن سے قوم میں جرأت اور بہادری پیدا ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یتامیٰ کی خبر گیری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یتامیٰ کے متعلق آج دنیا میں بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ یا تو ان پر حد سے زیادہ سختی کی جاتی ہے اور یا پھر حد سے زیادہ پیار کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بگڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ نہ ان پر زیادہ سختی کرنی چاہیئے اور نہ اتنا پیار کرنا چاہیئے کہ خواہ وہ کچھ کریں یہ کہہ دیا جائے کہ اسے کچھ نہیں کہنا اس کا باپ مرا ہوا ہے۔ عام طور پر لوگ ان کو لاوارث پاکر یا تو حد سے زیادہ سختی کرتے ہیں یا پھر حد سے زیادہ نرمی۔ لوگ جھوٹے رحم سے کام لے کر انہیں کچھ نہیں کہتے اور اس طرح وہ بچے جو یتیم رہ جاتے ہیں بگڑ جاتے ہیں اور ان کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ تم ہر بات میں ان کی اصلاح کو مدنظر رکھو اور درمیانی راہ اختیار کرو۔ قرآن کریم میں ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ یتامیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو ان کی طرف توجہ نہیں کرتے انہیں یہ تو سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ خود مر جائیں اور اپنے بچوں کو یتیم چھوڑ جائیں (سورۃ نساء آیت ۱۰) اس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ یتامیٰ کی پرورش اور ان کی نگہداشت ایک اہم ترین فرض ہے۔ لوگ اگر مرنے سے ڈرتے ہیں تو محض اس وجہ سے کہ وہ دیکھتے ہیں فلاں شخص مر گیا اور اس کے بچے دربدر بھیک مانگتے پھر رہے ہیں یا ان بچوں کو کسی نے ملازم رکھ لیا ہے تو وہ بات بات پر ان کو لوٹ سے ٹھوکریں مارتا اور ان کے مونہہ پر تھپڑ رسید کرتا ہے۔ وہ روتے ہیں چیختے ہیں چلاتے ہیں مگر ان کی آہ و زاری اس کے دل پر کوئی اثر نہیں کرتی یہ حالات دیکھ کر وہ بھی موت سے گھبراتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اگر میں مر گیا تو میرے بچوں کے ساتھ بھی لوگ ایسا ہی سلوک کریں گے لیکن اگر قومی کیریکٹر ایسا اعلیٰ درجہ کا بن جائے کہ جب کوئی شخص مرے تو اس کے بچوں کے متعلق ساری قوم میں ایک زبردست جذبۂ اخوت پیدا ہو جائے اور ہر شخص کہے کہ ان بچوں کو میرے سپرد کیا جائے۔ میں اپنے بچوں کی طرح ان کی پرورش کروں گا تو موت کا ڈر ہر شخص کے دل سے نکل جائے اور وہ سمجھنے لگ جائے کہ اگر میں مر گیا تب بھی میری قوم کے افراد ایسے اچھے ہیں کہ وہ میرے بچوں کی میری طرح ہی خبر گیری کریں گے اور انہیں تھپیڑوں اور لوٹ کی ٹھوکروں کا نشانہ نہیں بنائیں گے۔ پس یتامیٰ کی خبر گیری اور بیواؤں سے حسن سلوک یہ دو ایسی چیزیں ہیں جو قوم میں جرأت اور بہادری پیدا کر دیتی ہیں۔ اگر یہ چیز قوم میں موجود نہ ہو مگر اس کے برعکس اس کے افراد کا نمونہ یہ ہو کہ وہ یتامیٰ کو رکھتے ہوں مگر ملازم بناکر بلکہ ملازموں سے بھی بدتر حالت میں اور وہ ذرا ذرا سی بات پر ان کو تھپڑ مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہوں تو کون شخص ہے جس کا مرنے کو دل چاہے گا۔ ہر شخص ڈرے گا۔ ہر شخص موت سے گھبرائے گا۔ اور سمجھے گا کہ میری موت میرے بچوں کی موت ہے میری موت میری بیوی کی موت ہے۔ میں مروں تو کس طرح اور جان دوں تو کیوں۔ پس ضروری ہے کہ ساری قوم کا یہ کیریکٹر بن جائے کہ جب کوئی شخص فوت ہو تو یہ سوال نہ ہو کہ کون اس کے بچوں کی پرورش کرے گا بلکہ خود لوگ دوڑتے ہوئے جائیں اور ان بچوں کو اپنے سینہ سے لگاتے ہوئے اپنے گھروں میں لے آئیں اور اپنے بچوں کی طرح بلکہ اپنے بچوں سے بھی بڑھ کر ان سے محبت اور پیار اور نرمی اور شفقت کا سلوک کریں۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۹۶-۹۷)

افریشیائی کانفرنس ۵ نومبر کو الجزائر میں ہوگی

متعدد ممالک کی طرف سے کانفرنس کے التواء پر افسوس کا اظہار

الجزائر ۲۸ جون۔ کل رات یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دوسری افریشیائی کانفرنس ۵ نومبر کو اور وزرائے خارجہ کی کانفرنس ۲۸ اکتوبر کو الجزائر میں منعقد ہوگی۔ اس بارے میں قطعی فیصلہ کل رات اس خاص کمیٹی کے اجلاس میں کیا گیا جو کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں قائم کی گئی ہے۔ پاکستان۔ چین۔ الجزائر۔ متحدہ عرب جمہوریہ اور انڈونیشیا نے بھی اس فیصلہ سے مکمل اتفاق کیا ہے۔

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے بھی کل رات کمیٹی کے اجلاس کے موقع پر متعدد ممالک کے وزرائے خارجہ سے صلاح مشورے کئے اور اس طرح باہمی اتفاق رائے سے التواء پر رضامندی ظاہر کی گئی۔ مسٹر بھٹو نے اپنی آمد کے فوراً بعد وزرائے خارجہ سے بات چیت شروع کر دی تھی۔ اور کانفرنس کے انعقاد کے بارے میں صلاح مشورے کئے۔

دریں اثناء متعدد ممالک نے کانفرنس کے التواء پر مایوسی اور اختلاف کا اظہار کیا ہے۔ صدر بطانیہ نے کہا کہ یہ فیصلہ مایوس کن ہے ممکن ہے کہ یہ الجزائر کے لئے مفید ہو لیکن ہمارے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ نئی تاریخیں ہمارے لئے بھی معقول اور مفید ثابت ہوں گی۔ جاپان نے اس سے بھی شدید بددلی ظاہر کیا ہے۔ جاپانی نمائندہ نے کہا کہ التواء کا فیصلہ جن مخصوص قسم کے نظریات کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا ہے ہم اس کے مخالف ہیں ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ تمام ممالک اس کانفرنس میں بغیر کسی رکاوٹ کے حصہ لینے پر آمادہ تھے۔ اور اس فیصلہ کا احترام لازمی تھا کہ کانفرنس ۲۹ جون کو پروگرام کے مطابق منعقد ہو۔ جاپانی نمائندے نے فرانسیسی برادری کے افریقی ممالک کے رویہ پر بھی افسوس کا اظہار کیا اور ان کی طرف سے التواء کے حق میں جو طریقہ اختیار کیا گیا اسے نامناسب قرار دیا گیا۔ عرب جمہوریہ نے سرکاری طور پر التواء کے فیصلہ کو تسلیم کر لیا ہے لیکن اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے روس بھی ابھی تک اس بارے میں خاموش ہے۔

الجزائر میں انقلابی حکومت کے خلاف مظاہرے

متعدد مقامات پر بم پھٹنے سے کئی افراد ہلاک اور زخمی ہوگئے

الجزائر ۲۸ جون۔ مختلف خبر رساں ایجنسیوں کی اطلاع کے مطابق الجزائر میں صورت حال بدستور خیرہ ضحیح ہے اور اب خود انقلابی حکومت نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ بن بیلا کے حامیوں کی مزاحمت سخت ہوتی جا رہی ہے کل پھر الجزائر کئی گھنٹہ تک باقی دنیا سے کٹا رہا۔ صدر مقام الجزیرہ میں کئی مقامات پر پلاسٹک بم پھٹے اور متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ایک اطلاع کے مطابق انقلابی کونسل کے ارکان میں بھی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اور ان میں کل تک اس بات پر اتفاق نہیں ہو سکا کہ اگر افریشیائی کانفرنس منعقد ہو تو الجزائر کی نمائندگی کون کرے۔

کہا جاتا ہے کہ کونسل میں کم از کم دو لیڈر ایسے ہیں جو کرنل البومدین کے علاوہ الجزائر کی نمائندگی کے دعویدار ہیں اور احمد بن بیلا کی جگہ لینا چاہتے ہیں قاہرہ ریڈیو نے الاہرام کے ایڈیٹر اور صدر ناصر کے دوست حسنین ہیکل کے حوالے سے بتایا ہے کہ الجزائر کو بن بیلا جیسی ہمہ گیر قیادت کی ضرورت ہے اور یہی وجہ ہے کہ عوام کے مظاہرے سخت ہوتے جا رہے ہیں ریڈیو نے الجزائر کے سفارتی ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ فوج کی اکثریت انقلاب کے وقت اس بات سے بے خبر تھی کہ بن بیلا کی حکومت کا تختہ الٹ جانے والا ہے اور اس کے نتیجہ میں فوجی حلقوں کی جانب سے بھی کرنل البومدین کے اقدام پر نکتہ چینی کی جانے لگی ہے خاص طور پر فوج کے نچلے رینک اس انقلاب سے خوش نہیں ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ عوامی تحریک کے سختی اختیار کرنے کے بعد ان کی طرف سے بھی کسی قسم کا ردّ عمل ظاہر ہو۔

رباط کی ایک خبر کے مطابق مختلف اضلاع میں احمد بن بیلا کے حامیوں کی فہرستیں مقامی حکام کو بھیج دی گئی ہیں اور انہیں انتہائی عجلت سے گرفتار کیا جا رہا ہے

ایک اطلاع کے مطابق کل شام انقلابی کونسل کی قائم کردہ ایک خاص عدالت نے ۱۳ طلباء کو نئی حکومت کے خلاف مظاہروں اور ہنگاموں میں حصہ لینے کے جرم میں تین تین ماہ قید کی سزا دی ہے